B.A Part - III
paper - VI
page - I
Date - 28.04.21

Topic - Afsana "Jogia" Ka Tauqeedi Motala

## افسانہ "جوگیا" کا تنقیدی مطالعہ

راجندر سنگھ بیدی اردو کے مشہور و معروف افسانہ نگاروں میں ہیں۔ ان کے افسانوں میں "جوگیا" بھی مشہور و معروف افسانہ ہے، اور فن کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ افسانہ "جوگیا" ایک سترہ سالہ لڑکی کی کہانی ہے۔ اس کی بیوہ ماں "رنچھوڑ" تو اس جس بانو کا گھر کہا جاتا تھا جوگیا کے ساتھ رہتی تھی۔ یہ گھر بدھواؤں اور مطلقہ عورتوں کے رہنے کے لئے مخصوص تھا۔ جوگیا کی ماں کسی درزی کے گھر میں سلائی مشین چلاتی تھی۔ وہ اتنا پیسہ کما لیتی تھی جس سے اپنا اور اپنی بیٹی کا پیٹ پال سکتی تھی۔ جوگیا کالج میں پڑھتی تھی۔ شام کے وقت محلے کے بچوں کو ہوم ٹیوشن پڑھاتی تھی۔

اسی محلہ میں بانو کا گھر کے نزدیک چھگل اپنے بڑے بھائی اور بھابی کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ جے جے اسکول آف آرٹس کا ایک ہونہار طالب علم تھا۔ جوگیا اس کے گھر اس کی بھتیجی پنا کو پڑھانے آتی تھی۔ جوگیا اور چھگل دونوں ہی صبح سویرے کالج ایک ساتھ گھر سے نکلتے تھے۔ جبکہ وسنیا تک دونوں ساتھ ساتھ جاتے تھے۔ پھر دونوں اپنے اپنے کالج کی طرف چلے جاتے۔ ایک ساتھ دونوں کو آتے جاتے دیکھ محلے کے لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ مشکوک نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔

جوگیا اور چھگل کا یہ تعلق گویا دو ہم عمروں تک تھا جو قائم رہا۔ دونوں طرف ہم عمر ایسی نہ تھے بلکہ ان کے درمیان فطری ہم آہنگی، ہمرازی اور دوستی کا جذبہ پروان چڑھنے لگا تھا۔ کبھی کبھی چھٹی کے دن بھی دونوں سیر و تفریح کے لئے ساتھ جانے لگے تھے۔ وہ محلہ پارسیوں کی اکثریت والا محلہ تھا۔ پارسی پجاری جو فرشتوں کے لباس میں ہوتے تھے۔ انہوں نے محلے کے ماحول کو بگڑتے دیکھ کر باشندگان محلہ کو آمادہ کیا کہ چھگل کے بھائی پر دباؤ ڈالو تاکہ جوگیا اور چھگل دونوں کی شادی ہو جائے۔ پھر وہ آزاد ہیں، جیسے چاہیں رہیں، کوئی انہیں برا نہیں کہے گا۔

جب چھگل کے بڑے بھائی کو یہ خبر ملی تو وہ نہایت غصہ ہوئے۔ کیونکہ جوگیا ان کی برادری کی نہیں تھی اور اس کی بیوہ ماں بیٹی کو جہیز میں کچھ بھی نہیں دے سکتی تھی۔ وہ اپنی برادری کے خوشحال گھرانے میں شادی کرنا پسند کرتے تھے۔ جہاں سے انہیں جہیز کے ساتھ خاندانی عزت اور وقار بھی مل سکے۔ تاکہ چھگل کے بھائی کی دونوں مراد پوری ہو سکے۔

دوسری طرف اسی محلے کی بوڑھی عورتیں بھی بیوہ کی بیٹی سے شادی میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے طرح طرح کی الزام تراشی کرنے لگی تھیں۔ چھگل کی بھابی سے گیان بھون کی عورتوں نے آکر کہا، "ہم جانتی ہیں جوگیا کا باپ کیسا تھا؟ اور وہ

کون تھا؟ کسی نے کہا وہ ایک مسلمان تھا - دوسری بولی نہیں وہ ایک پرتگالی تھا - لیکن تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جوگیا کی ماں ایک برہمن دیوان کی دوسری بیوی تھی جسے قانونی بیوی تسلیم نہیں کیا گیا۔ اسی لئے وہ دیوان صاحب کی رکھیل سمجھی جاتی تھی - جوگیا دیوان صاحب کی موت کے چھ ماہ بعد پیدا ہوئی تھی - زمانہ کی ٹھوکریں کھانے کے بعد جوگیا کی ماں اپنی بیٹی کے ساتھ "پنا ہوکے آگو" میں رہ کر سلائی کر کے زندگی بسر کر رہی تھی - وہ جوگیا کو اسی لئے پڑھا رہی تھی تاکہ وہ خود اچھی زندگی گزارنے کے لائق بن سکے - وہ اس کی شادی کسی واجبی گزر اوقات والے مرد سے کر دینا چاہتی تھی -

جگل کو جوگیا بہت پسند تھی - اس نے اپنے بڑے بھائی سے اپنی خواہش کا اظہار بھی کیا تھا - لیکن وہ مجبور تھا - وہ بڑے بھائی کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا - دوسری مجبوری یہ بھی تھی کہ وہ برسر روزگار بھی نہ تھا - دوسری طرف جوگیا کی حالت بہت ابتر تھی - کیونکہ وہ اپنے والد اور والدہ کے تعلق سے شرمندہ تھی - اس نے کالج جانا بھی چھوڑ دیا تھا - وہ گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی تھی - جوگیا کی والدہ نے اس ماحول کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا - اس نے گاڑی منگوائی - سارا سامان لے کر جوگیا کے ساتھ ممبئی جا رہی تھی - رخصتی کے وقت محلہ کی عورتیں جمع تھیں - جوگیا اپنی ماں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی - اس نے سب کی طرف ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

"اچھا بہنو! ہم چلتے بھلے تم بستے بھلے"

اس جدائی کے وقت جگل بھی وہاں موجود تھا - وہ جوگیا کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا - اسی وقت پارس پرویش بھی آ گیا تھا - اس نے دونوں کو قریب دیکھ کر مسکرایا اور آشیرواد بھی دیا - جوگیا مسکراتے ہوئے چلی گئی - زندگی کی تلخی - سماجی رویہ، جہیز کی لعنت اور ذات برادری جیسی برائیاں ہی سماج کو بانٹ رہی ہیں - تعلقات اور رشتے کے بیچ دیواریں حائل ہو رہی ہیں - جس کی وجہ سے زندہ رہنا دشوار اور مشکل ہو رہا ~~ہے~~ معیار زندگی کی خود ساختہ چیزیں ہی ~~بن~~ ناسور بن کر سماج کو تباہ کر رہی ہیں - یہ کیسے ختم ہو؟ اور ان سارے سماجی برائیوں پر کیسے قابو پایا جا سکے گا؟ یہی سوال اس افسانہ میں راجندر سنگھ بیدی نے اٹھایا ہے - اور سماج کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے

لکھے

—X—